نور و بشر

مصنف

فیضِ ملّت، شمس المصنفین، اُستاذ العرب والعجم، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح

مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی

مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ

نور وبشر

تصنیف لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم القدسیہ

استفسار

از ہارون آباد

حضرت مولانا اُویسی صاحب مدظلہٗ

سلام مسنون!

ایک پمفلٹ روانہ ہے۔اُس کے چند سوالات ہمیں کھٹکتے ہیں آپ اُن کے جوابات لکھ کر بھیجئے۔

فقط والسلام

محمد اختر۔تحصیل ہارون آباد۔ضلع بہاول نگر

عزیزم محترم سلمہ ربہٗ

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

فقیر کو مصروفیت ہے۔مختصر سے جوابات حاضر ہیں یاد رہے کہ پمفلٹ کی عبارت سوال کے طور اور فقیر کا نیچے ملاحظہ ہو۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ۔بہاول پور

سوال:۔ یہ بات مسلمانوں کو پریشان کئے ہوئے ہے کہ آیا پیغمبرﷺ نور(Light) تھے یا بشر (HumanBeing)؟

جواب:۔ مسلمان کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ کیونکہ مسلمان کو تو اطمینان ہے کہ حضور سرورِ عالمﷺ جامۂ بشریت میں تشریف لائے ہیں اور آپﷺ کی حقیقت نور ہے۔ باقی رہی پریشانی تو البتہ منافق حضور اقدسﷺ کے زمانہ میں بھی پریشان تھے کہ حضورﷺ کیا ہیں اور اب بھی ایسے لوگوں کے ذہنوں میں وہی نشہ ہے اسی لئے پریشان ہیں۔ اُنہیں کہہ دو کہ تمہیں یہ پریشان آج تھوڑی ہے کل قبر میں اور پھر میدانِ محشر میں اور بڑھ جائیگی۔

فانتظروا انی معکم من المنتظرین

غیر مقلدوہابی حضورﷺ کو حیات النبی نہیں مانتے۔ اس کا ثبوت اُن کی بڑی کتابوں میں ملتا ہے۔ دوورقہ پمفلٹ میں اسی لئے لکھا کہ آیا پیغمبرﷺ نور تھے یا بشر یعنی زمانہ ماضی بعید میں تھے اب (معاذ اللہ) نہ ہیں، نہ فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اھلسنت کا عقیدہ

یہ ہے کہ حضورﷺ اب بھی ویسے زندہ ہیں جیسے چودہ سو سال پہلے۔ اسی لئے ہم پڑھتے ہیں

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضورﷺ اللہ کے رسول ہیں''

غیر مقلدین کہتے ہوں گے محمد رسول اللہﷺ اللہ کے رسول تھے تبھی تو لکھا کہ نور تھے یا بشر۔

سوال:۔ تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ حضورﷺ مخلوق میں لاشریک ہیں اور بعد از خدا آپﷺ ہی بزرگ ہیں آپﷺ کا یہ مقام عالی مقرر ہو چکا۔ اب اگر آپﷺ نور ہیں تو اس سے آپﷺ کا درجہ مبارک بڑھ نہیں سکتا اور اگر آپﷺ بشر ہیں تو آپﷺ کی شان اقدس گھٹ نہیں سکتی لہٰذا اب دیکھا جائے کہ فی الوقعہ آپﷺ ہیں کیا۔''

جواب:۔ (۱) مخالفین کے اتنا حواس باختہ ہیں۔ درودﷺ کے لئے ادھر تو کہتے ہیں بدعت ہے کیونکہ حضورﷺ سے صرف درودِ ابراہیمی ثابت ہے اور بس اور ادھر خود اس بدعت ؎ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

(۲) حضورﷺ بمعنی حاضر۔ لیکن اُن کے عقیدہ پر جو بھی حضورﷺ کو حاضر مانے یا لکھے وہ پکا مشرک۔ اُس کی عورت

؎ ہمارے نزدیک یہ بدعت حسنہ ہے فلہٰذا ہمارے نزدیک حضورﷺ کو حضور کہنا جائز ہے۔

نکاح سے خارج۔ اب خود اپنے رسالوں میں تقریروں میں کہتے ہیں یہ فتویٰ بفضلہٖ تعالیٰ اب اُن پر ہی موزوں ہے کیونکہ بلاسوچے نبی پاک ﷺ کو حاضر کہنے اور لکھنے لگ گئے اور ہم تو بفضلہٖ تعالیٰ بڑے زوردار دلائل سے اپنے نبی پاک ﷺ کو حاضروناظر مانتے ہیں۔ تحقیق کے لئے فقیر کی کتاب "تسکین الخواطر فی تحقیق الحاضر والناظر" کا مطالعہ کیجئے۔

(۳) حضور ﷺ کو حضور کہنا بدعت ہے۔ غیر مقلدین حضور ﷺ کو حضور کہہ کر اور لکھ کر اپنے بدعتی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں اور

كل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار۔

کے تحت جہنم کے ایندھن ہوئے۔

(۴)ؔ حضور ﷺ کے لئے پورے درود لکھنے کے بجائے (صہ) لکھنا محرومی ہے۔ حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے علاوہ متعدد فقہاء ومحدثین نے ایسے ہی لکھا ہے۔

نورانیت کا ثبوت

ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کو بے مثل بشر مانتے ہیں اور نور۔ چند ایک دلائل آپ ﷺ کی نورانیت کے متعلق ملاحظہ ہوں:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (پارہ ۶، سورۃ المآئدۃ، ایت ۱۵)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (پارہ ۶، سورۃ النساء، ایت ۱۷۴)

ترجمہ: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

ہر دو آیتوں میں نور، برھان ، نورمبینا سے مراد جملہ مفسرین کے متفقہ اقوال کی روشنی میں سرورِ کائنات ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات مرادہ ہے جو ایک ایماندار، سلیم الطبع اور صاحبِ فہم ودانش کے اعتماد ویقین کے لئے کافی ہے مگر جن کے دلوں میں شکوک وشبہات کے لاتعداد گندے کیڑے پیدا ہوگئے ہیں اُن کے حق میں دلیل و برہان کا دفتر بھی ناکافی ہے۔

چنانچہ ان واضح قرآنی بیانات کے باوجود بھی کتنے جاہلوں نے نورانیت مصطفیٰ ﷺ کا کھلے لفظوں میں انکار کر دیا اور اب تک اپنی اسی بدعقیدگی اور گندگی ذہنیت پر قائم ہیں۔

ؔ یعنی بدعت حسنہ جو ہمارے نزدیک جائز ہے اور غیر مقلدین کے نزدیک اُس کا ارتکاب جہنم میں جانا ہے۔ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ "کراہت صلعم فضیلت ﷺ"

احادیث شریف

امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور امام بخاری وامام مسلم کے اُستاذ الاستاذ حافظ الحدیث احد الاعلام ابوبکر بن صوام نے اپنی تصنیف میں حضرت سیدنا وابن سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

قال قلت یارسول اللہ بابی انت و امی اخبرنی من عن اول شیءٍ خلقه اللہ تعالی قبل الاشیاء قال یاجابر ان اللہ تعالی قد خلق قبل الاشیاء نورنبیك من نورہٖ فجعل ذلك النوریدردبالقدرہٖ حیث شاء اللہ تعالی ولم یکن فی ذالك الوقت لوح ولاقلیم ولاجنة ولانار ولاملك ولاسماء والارض ولاشمس ولاجنیی ولاانسی فلمااراداللہ ان یخلق الخلق قسم ذالك النور اربعة اربعة اجزاءٍ فخلق من الجزاء الاول القلم و من الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاءٍ فخلق من الاول السموات ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنة والنارثم قسم الرابع اربعة اجزاءٍ۔ (الحدیث،المواہب،زرقانی)

ترجمہ: یعنی وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان مجھے بتادیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا چیز بنائی۔فرمایا اے جابر بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی ﷺ کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا۔اُس وقت لوح وقلم،جنت ودوزخ،فرشتے آسمان،زمین،سورج،چاند،جن،آدمی کچھ نہ تھا۔پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اُس نور کے چار حصے بنائے پہلے سے قلم،دوسرے سے لوح،تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے کے چار حصے کئے۔الیٰ آخرالحدیث

اس حدیث کو امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں روایت کیا اور بہت کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے مثلاً دلائل النبوۃ،ابونعیم،مدارج النبوۃ،خصائصِ کبریٰ وغیرہ۔

(۲) مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے

قدقال الاشعری انه تعالیٰ نورلیس کالانوار والروح النبوۃ القدسیة لمعة من نورہٖ والملائکته شررتلك الانوار قال ﷺ اول ماخلق اللہ نوری من نوری خلق کل شیءٍ وغیرہ مما فی معناہ۔

ترجمہ: یعنی امام اجل سیدنا ابوالحسن اشعری قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نور ہے مگر اور نوروں کی طرح نہیں اور نبی ﷺ کی روح پاک اسی نور کی تابش ہے اور ملائکہ ان نوروں کے ایک پھول ہیں اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔

اوراس کے سوااور حدیثیں بھی ہیں۔

اقوالِ علمائے ربانی

(۱) مولانا عبدالحق محدث دہلوی مدارجِ النبوۃ میں فرماتے ہیں

انبیاء مخلوق انداز اسمائے ذاتیۂ حق، اولیاء از اسمائے صفاتیہ و بقیہ کائنات از صفات فعلیہ وسید رسل مخلوق است از ذاتِ حق و ظہور حق دروے بالذات است۔

فائدہ

لیکن ذاتِ الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی ہرگز ہرگز نہیں ہیں کہ معاذ اللہ ذاتِ الٰہی کا کُل حصہ یا کُل ذات نبی ہوگیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہوجانے یا کسی شئے میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے۔ حضور ﷺ کو خواہ کسی شئے کو جز ذاتِ الٰہی، خواہ کسی مخلوق کو عین ونفس ذاتِ الٰہی ماننا کفر ہے۔

اس تخلیق کے اصل تو اللہ عزوجل ورسول ﷺ جانیں۔ عالم میں ذاتِ رسول ﷺ کو تو کوئی پہچانتا نہیں جس پر حدیث یاابابکر لم یعرفنی حقیقۃٍ غیر ربی۔ مطالع المسرات شاہد ہے۔

بلاتشبیہ وتمثیل یوں سمجھ لیجئے کہ آفتاب نے ایک عظیم وجمیل آئینہ پر تجلّی کی جس سے آئینہ چمک اُٹھا اور اُس کے نور سے دیگر آئینے، پانیو نکے، چشمے اور ہوائیں وغیرہ روشن وتابناک ہوگئیں۔

یك چراغ است دریں خانه که از پر توآں
ہر کجا من نگری انجمنے ساختھاند

سوال

اگر کوئی شخص اپنی کج فہمی ونادانی کا ثبوت دیتا ہوا کہے کہ تمام عالم نور محمدی ﷺ سے بغیر اُس کی تقسیم کے کس طرح بنا؟

جواب

تو اُس کا جواب اس طرح دیا جائے گا کہ وہ نور بالذات منقسم نہیں ہوا بلکہ اُس کی شعاعیں منقسم ہوئی ہیں جیسے ہزار آئینوں میں آفتاب کا نور چمکے۔ جیسے ایک چراغ کی لو سے ہزاروں چراغ جل اُٹھیں۔ جس سے نہ تو ذاتِ آفتاب

میں کچھ فرق آیا اور نہ عین چراغ میں۔

خالق کل الوریٰ ربك لا غیرہ

نورك کل الوریٰ غیرك لم لیس لن

(۲) امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ اُم القریٰ میں عرض کرتے ہیں کہ

انبیاء حضور ﷺ کی سی ترقی کیونکر کریں۔ اے وہ آسمان رفعت جس سے کسی آسمان نے بلندی میں مقابلہ نہ کیا۔ انبیاء حضور ﷺ کے کمالاتِ عالیہ میں حضور ﷺ کے ہمسر نہ ہوئے۔ حضور ﷺ کی جھلک اور بلندی نے ان کو حضور ﷺ تک پہنچنے سے روک دیا۔ وہ تو حضور ﷺ کی صفتوں کی ایک شبیہ لوگوں کو دکھاتے ہیں جیسے ستاروں کا عکس پانی دکھاتا ہے۔

(۳) مطالع شریف میں ہے

اسمہ ﷺ محی لحیاۃ جمیع الکون بہ ﷺ فھو روحہ وحیاتہ وسبب وجودہٖ لقائہ۔

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ کا نامِ پاک محی ہے۔ زندہ فرمانے والے اس لئے کہ سارے جہان کی زندگی کی حضور ﷺ سے ہے تو حضور ﷺ تمام عالم کی جان و زندگی اور اُس کے وجود و بقا کے سبب ہیں۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی ذاتِ پاک کو اپنی ذاتِ کریم سے پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلی بلاواسطہ ہمارے حضور ﷺ ہیں باقی سب اُن کے عکس و ظہور ہیں۔

(۴) حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تو اصل وجود آمدی از نخست
دگر ہرچہ موجود شد فرع تست
کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست
ہمہ نورہا پرتو نور اُوست

اسی طرح تمام اسلاف کا عقیدہ ہے لیکن وہابیت خود بزرگوں کے طریقے کو غلط کہتی ہے پھر اُس کا علاج کیا۔

سوال

اگر یہ کہا جائے کہ آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذاتی نور ہیں تو لازم آئے گا کہ آپ ﷺ غیر مخلوق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور غیر مخلوق ہے۔ یہ بات اسلامی عقائد کے خلاف ہے اور کسی مسلمان کو اس سے انکار نہیں کہ حضور ﷺ

اللہ کے بغیر خلق (بہترین خلق) اور اس کے عبد اور بندے ہیں۔

جواب

اگر مگر کی ایسی لاعلاج بیماری ہے جسے چمٹ جائے پھر وہ جہنم میں پہونچنے کے بعد بھی اس خبط سے باز نہیں آتا۔ چنانچہ شیطان لعین کو دیکھئے کہ اُس نے کہا کہ آدم علیہ السلام اگر خلیفہ ہیں تو مٹی سے کیوں بنے ہیں۔اب بھی انکاری ہیں پھر جب جہنم میں پہونچیگا تو بھی اسی عقیدہ پر جما رہے گا۔اسی طرح یہی بیماری آج کل کے لوگوں کی ہے کہ وہ ہر وقت اسی خبط میں ہیں اگر حضور ﷺ نورِ خدا تھے تو کھاتے پیتے کیوں رہے، اگر نور تھے تو نکاح کیوں کئے، اگر نور تھے تو بچے کیوں جنے، اگر.........اگر.........اگر.........اگر.........اگر.........

کچھ یہی بیماری اسی سوال میں ہے کہ اگر حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور ہیں تو لازم آئیگا کہ آپ ﷺ غیر مخلوق ہیں۔نامعلوم یہ لازمہ حضور ﷺ کے لئے یا دوسری اشیاء کے لئے بھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (پارہ ۲۳، سورۃ ص، ایت ۷۲)

ترجمہ: اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کے لئے فرمایا:

اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ (پارہ ٦، سورۃ النساء، ایت ۱۷۱)

ترجمہ: کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح۔

کیا یہ لوگ حضرت آدم و حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی روح نہیں مانتے۔ مانتے ہیں تو کیا حضرات بھی غیر مخلوق ہیں (معاذ اللہ) اگر کوئی جواب دے کہ یہ اضافت تو تشریفی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے لئے بھی اضافت تشریفی مان لو تو کیا حرج ہے تا کہ مسند عبد الرزاق والی حدیث پر عمل ہو جائے اور دنیا میں جھگڑا برپا نہ ہو۔ لیکن ایسا ماننا اُن کے لئے موت ہے اور سانپ کھا جائے ان کو اگر اضافت تشریفی مانیں۔باقی ذاتی نور ہونا متشابہات سے ہے اور متشابہات احکام میں عقل کو دخل نہیں بنایا جاتا۔

سوال

اگر یہ مانا جائے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور ہیں تو اُس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ ﷺ اللہ سے پیدا

ہوئے اور اُس کے جزو ہیں۔ یہ بعینہٖ وہی عقیدہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائی رکھتے ہیں جس کی تردید قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (پارہ ۳۰، سورۃ الاخلاص، ایت ۳)

ترجمہ: نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

جواب

وہی پرانی بات کہ اگر یہ ہوگا تو وہ ہوگا۔ کس لحاظ سے حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور ماننے سے حضور ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے پیدا ہونے کا شبہ ہوسکتا ہے۔ یہ طرز عیسائیوں سے آپ حضرات نے سیکھی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں اس لئے تمہارا قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی روح ہیں۔ کمال قال روح منہ یہ شبہ اُس وقت پیدا ہوسکتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے انوار کو قابلِ انقسام مانا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو منزہ و پاک ہے۔ نور کے جمیع اقسام تو اس طرح قابلِ تقسیم نہیں ہیں مثلاً علم نور ہے لیکن اس میں انقسام کا کیا معنی۔ روشنی نور کی ایک قسم ہے لیکن اس میں انقسام کا وہم ہی نہیں۔ سورج دنیا پر ضیاء پاشیاں فرمارہا ہے لیکن اُس کے نور کی کوئی بھی تقسیم نہیں ہوئی اور نہ ہی اُس کی تقسیم کا کوئی قائل ہے البتہ جب کسی مخالف کو اپنی گمراہی پھیلانی ہوتی ہے تو وہ کوئی نہ کوئی غلط سہارا لے کر عوام کو بہکاتا ہے جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا جُز بنانے پر آیت وروح منہ کا سہارا لیا عیسائی تو ہیں ہی عیسائی۔ مجھے اُن لوگوں پر حیرانی ہے کہ وہ اُن کی تقلید میں اہلسنت کو بدنام کرنے کے لئے ایک ایسا بہتان تراشا جس پر نہ خدا کا خوف کیا اور نہ اپنی بدنامی سے ڈرے۔

لطیفہ

جب ہم شروع شروع میں بہاول پور آئے تو ایک عظیم الشان جلسہ کروایا جو نہایت کامیاب ہوا۔ دوسرے سال اسی طرح کا اجتماع ہونے والا تھا۔ عزیزم مولانا گل محمد اُویسی صاحب منظوری لینے گئے تو ایس پی صاحب نے فرمایا کہ مولانا تم عیسائیوں جیسا عقیدہ رکھتے ہو اور یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے فلہذا جلسہ کی منظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مولانا حیران ہوگئے۔ ایس پی صاحب سے پوچھا۔

جناب عیسائیوں والا عقیدہ کیسے۔

ایس پی صاحب نے فرمایا

کل پرسوں بہاول پور کے علماء کا وفد مجھے ملا اور کہا یہ جلسہ کرانیوالے لوگ حضور ﷺ کو خدا تعالیٰ کے نور کا جُز مانتے ہیں۔ جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا جُز مانتے ہیں۔

مولانا گل محمد اُویسی صاحب نے ایس پی صاحب کو حضور ﷺ کی نورانیت کا مفہوم سمجھایا اپنے عقائد بتائے اور مخالفین کی چالاکی وعیاری کی روائیداد سنائی تو ایس پی صاحب نے فرمایا

یہی عقیدہ تو ہمارا ہے۔

مولانا گل محمد اُویسی صاحب نے فرمایا جناب! یہ لوگ جو آپ کے پاس آئے تھے یہ ہمارے مخالف ہیں۔ ان کا کام یہی ہے کہ وہ ہمارے اُوپر غلط الزام تراشیں اور عوام کو ہم سے بدظن کریں۔

سوال

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۹۳)

ترجمہ: تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔

جواب

یہ اعتراض ان لوگوں نے مرزائیوں سے سیکھا ہے یا یوں کہو کہ مرزائیوں نے ان سے سیکھا ہے کیونکہ جب یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور تو ہمارے جیسے ہیں پھر مرزائیوں نے کہا کہ جب وہ ہمارے جیسے ہیں تو پھر نبوت صرف اُن تک محدود کیوں۔ وہ بھی بشر ہم بھی بشر، وہ بھی نبی اور ہم بھی نبی۔

یہ جملہ ایک آیت کا ٹکڑا ہے۔ سالم آیت یوں ہے

اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۠ (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۹۳)

ترجمہ: یا تمہارے لئے طلائی گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔

دراصل یہ آیت کفار کے ایک غلط عقیدہ کی تردید میں نازل ہوئی جس کا شانِ نزول بتاتا ہے۔

سوال

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

ابنا انا بشرا غضب کما یغضب البشر۔ (مسلم)

میں بشر ہوں مجھے غصہ بھی بشروں کی طرح آتا ہے۔

جواب

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم معلم حکمت بن کر تشریف لائے ہیں ہر مسئلہ عملی طور پر خود کر کے سمجھایا۔ یہ حدیث بھی تواضع و انکسار کے باب سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو سمجھایا کہ دیکھئے کہ میرے سے باوجویکہ خدائی اُمور سرزد ہوئے لیکن خبردار نہ مجھے خدا سمجھو اور نہ ہی خدا کا بیٹا بلکہ ایک بندۂ خدا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر علیہ السلام کی اُمت نے معمولی معجزے دیکھ کر اُن کو خدا کا بیٹا کہہ دیا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے کمالات و معجزات دکھلائے لیکن اُمت کو کبھی جرأت نہیں ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا یا خدا کا بیٹا کہے وہ صرف اسی وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت تواضع و انکسار کا اظہار فرماتے رہے اور دل و دماغ میں عبدیت کا تصور بٹھا دیا۔

(۲) ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار کرنے والے ہوتے تو پھر ہمارے لئے یہ حدیث مخالف ہوتی جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کے قائل ہیں پھر اعتراض کیسا۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت اپنی جیسی بشریت نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت نوری مانتے ہیں۔

سوال

بہارِ شریعت میں لکھا ہے نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ بھی رسول ہیں۔

عقیدہ

انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ عورت۔ (جلد اول، عقائد متعلقہ نبوت صفحہ ۱۰)

بہارِ شریعت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی کی مصدقہ ہے اور بریلوی مذہب کی نہایت معتبر کتاب

ؔ تفصیل فقیر کی تصنیف "شانِ نزول والا قرآن مجید" مترجم میں ہے۔

ہے۔ بریلوی مذہب کے مایہ ناز عالم مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی اپنی کتاب جاء الحق میں لکھتے ہیں

محمد بشر لا کالبشر — یاقوت حجر لا کالحجر

محمد بشر ہیں عام بشر نہیں — یاقوت پتھر ہے مگر عام پتھر نہیں

مفتی صاحب نے نہایت عمدہ فیصلہ فرمادیا ہے اسی پر ہم ختم کرتے ہیں۔

جواب

سائل ہمارے اکابر کی عبارات پیش کر کے اپنی جہالت ثابت کر رہا ہے۔ ان غریبوں کو تا حال معلوم نہیں ہو سکا کہ ہم اہل سنت اللہ کے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر مانتے ہیں لیکن اپنے جیسا نہیں اور حق یہ ہے کہ یہ لوگ ہمارے اس عقیدہ کو جانتے ہیں لیکن عوام میں انتشار پھیلانے کی غرض سے ایسے ہی لکھ اور کہہ دیا کرتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تو ایک جسم والا معبود ہے کیونکہ جیسے ہمارے ہاتھ ہیں وہ بھی تو اپنے ہاتھوں کا ثبوت دیتا ہے۔ کما قال

بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ (پارہ ۶، سورۃ المآئدۃ، ایت ۶۴)

ترجمہ: بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

اور فرمایا

یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (پارہ ۲۶، سورۃ الفتح، ایت ۱۰)

ترجمہ: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اور اُس کے پاؤں بھی ہیں۔ کما قال

یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ (پارہ ۲۹، سورۃ القلم، ایت ۴۲)

ترجمہ: جس دن ایک (اللہ تعالیٰ کی) ساق کھولی جائے گی۔

ظاہر ہے کہ پنڈلی پاؤں کی ہوتی ہے اور پاؤں بھی دو ہوں ورنہ لنگڑا پن ثابت ہوتا ہے اور یہ عیب ہے اور فرمایا

وَّ یَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ (پارہ ۲۷، سورۃ الرحمٰن، ایت ۲۷)

ترجمہ: اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، ایت ۸۸)

ہر چیز فانی ہے سوا اس کے چہرے کے۔

وغیرہ وغیرہ احادیث ہیں تو اللہ کے جسم کے متعلق واضح الفاظ پائے جاتے ہیں۔ان آیات واحادیث کو لے کر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جیسا ہے تو بتاؤ اس کو یہی جواب دیا جائیگا کہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء کے ہمارے اعضاء جیسے نہیں بلکہ اُس کی شان کے لائق جیسے کہ وہ ہے۔اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی بشریت بھی اُن کی شان کے لائق ہے۔ہم اُن کے متعلق کیا کھوج لگا سکتے ہیں اور نہ ہی ہم اس معاملہ میں مامور من اللہ ہیں۔

ہمیں حضور ﷺ کے ادب کا حکم ہے بلکہ جس بات میں حضور ﷺ کی بے ادبی وگستاخی کا شائبہ ہو اُس سے بچنا لازمی ہے ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔مزید ابحاث فقیر کے رسالہ ''حقیقت نور وبشر'' میں ہیں۔

فقیر نے مخالفین کے سوالات کے جوابات سے فراغت پائی تو معاً یہ مضمون ذہن میں اُترا کہ ہمارے نبی پاک ﷺ کی بے مثل بشریت اور نوری حقیقت کی سب سے بڑی اور بہتر اور اعلیٰ دلیل ''آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا'' ہے اسی لئے رسالہ کے آخر میں تتمہ لگا کر چند حوالہ جات سپرد قلم کر رہا ہوں۔اُمید ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ذوقِ ایمانی میں اضافہ اور متلاشیانِ حق کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

نفی سایہ رسول ﷺ کی احادیث مبارکہ

(۱)قال عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ ماوقع ظلك علی ارض لئلا یضع انسان قدمه علیٰ ذالك الظل۔ (تفسیر مدارک،روح البیان وغیرھا)

امیر المؤمنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

(۲)عن ابن عباس لم یکن للنبی ﷺ ظل ولم یقم مع الشمس وقط الاغلب ضوء و الشمس ولم یقم مع السراج قط الا غلب ضوء ہ ضوء السراج۔ (زرقانی صفحہ ۲۲۰،جلد۲،نسیم الریاض صفحہ ۲۸۲،جلد۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے نبی کریم ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔

آپ ﷺ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کا نور سورج کے نور پر غالب آتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف فرما ہوتے تو آپ ﷺ کا نور چراغ کے نور پر غالب آ جاتا۔

(۳)عن ذکوان ان رسول اللہ ﷺ لم یکن له ظل فی شمس ولا قمر۔

(خصائص کبریٰ جلد۱،صفحہ ۶۸۔امام جلال الدین سیوطی)

حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک تاجدار مدینہ ﷺ کا سایہ نہ سورج میں ہوتا تھا اور نہ چاند میں

(یعنی سورج اور چاند کی روشنی ہوتی)

علماءِ کرام کی عبارات

(۱)لان ظل شخصه الشریف کان لایظهر فی شمس ولاقبر لئلا یوطاءً بالاقدام۔

(سیرۃ حلبیہ شریف صفحہ ۶۴،جلد ۲)

بے شک تاجدارِ مدینہ ﷺ کے وجودِ پاک کا سایہ نہ سورج کی دھوپ میں،نہ چاند کی چاندنی میں ظاہر ہوتا تاکہ اس پر کسی کے پاؤں نہ آئیں۔

(۲)ومن دلائل النبوته ﷺ ما ذکره ابن سبع لاظل شخصه فی شمس ولا قمره نه ﷺ کان نورا۔

(شفاء شریف جلد ۲،صفحہ ۲۸۲)

اور آپ کی نبوت کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے وجودِ پاک کا سایہ نہ تھا،نہ دھوپ میں اور نہ چاند کی چاند میں کیونکہ آپ ﷺ نور ہیں اور ہر نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

(۳)ازخصوصیا تیکه آنحضرت ﷺ رابدن مبارکش واده بودند آن بود که سایه ایشان برزمین نمی افتاد۔ (تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

حضور ﷺ کے خصائص میں سے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے بدن شریف کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔

اور ﷺ سایه نبود در عالم شهادت سایه هرشخص از شخص لطیف تر است ۔

چوں لطیف ترازوے در عالم نباشد اوراسایه چه صورت دارد۔

(دفتر سوم مکتوب صفحہ ۱۰۰،مجدد الف ثانی قدس سرہٗ)

سرکارِ دوعالم ﷺ کا سایہ نہ تھا کیونکہ ہر شخص کا سایہ اُس کے وجود سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور جب کہ حضور ﷺ کے وجود شریف سے کوئی چیز دنیا میں زیادہ لطیف نہیں تو پھر آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ کیسے ہوتا۔

(۵)شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں

ونمی افتا د آنحضرت راسایه برزمین که محل کثافت و نجاست است۔

یعنی حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اس لئے کہ وہ نجاست وکثافت کی جگہ ہے۔

مخالفین اهلسنت

بتواتر ثابت است که حضور ﷺ سایه نداشتند۔

بتواتر ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔(امدادالسلوک صفحہ ۸۵،ماہنامہ دارالعلوم دیوبند اگست ۱۹۵۸ء،صفحہ ۱۵)

مفتی دیوبندی کا فتویٰ

الخصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۸ میں حافظ سیوطی نے مستقل ایک باب باندھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ نہ پڑتا تھا زمین پر اور آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔

پوری عبارت کتاب کی ذیل میں درج ہے جو استدلال کے لئے کافی ووافی ہے۔

اخرج الحکیم الترمذی عن ذکر ان ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یری لہ ظل فی شمس ولا قمر قال ابن سبع من خصائصہ ان ظلہ کان لایقع علی الارض وانہ کان نوراً اذکان اذا متیٰ فی الشمس اوالقمر لانیظر لہ ظل قال بعضھم ویشھد لہ حدیث قولہ ﷺ فی دعائہ واجعلنی نورا انتھی بلفظہ۔

ترجمہ: یعنی حکیم ترمذی نے حضرت زکوان سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کا سایہ نظر آتا تھا۔ نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔ ابن سبع نے فرمایا حضور ﷺ کے خصائص سے ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔ آپ ﷺ نور تھے اور جب دھوپ میں یا چاندنی میں چلتے تو آپ ﷺ کا سایہ نظر نہ آتا۔ بعض علماء نے فرمایا نے اس کی شاہد ہے وہ حدیث کہ حضور ﷺ نے اپنی دعا میں فرمایا کہ اے اللہ مجھے نور کر دے۔

اوراسی سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا اسی کے ہم معتقد ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۲،۲۷، ۷۷ھ، دفتری ۳۹۸۶، ۳۸ ۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند مجموعہ فروری مارچ ۹ ھ صفحہ ۱۱، کالم ۳، سطر ۱۸)

فیصلہ کن بات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر مخالفین کے اپنے اکابر کہہ رہے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا ادھر چند گنتی کے ضدی ملا کہہ رہے ہیں کہ سایہ تھا۔ منصف مزاج سوچے کہ ایک طرف چمگادڑ بولے، دوسری طرف ساری خدائی تو بات کس کی حق ہوگی۔ یہاں یہی بات ہے کہ اسلام کے بہت بڑے اساطین فرماتے ہیں کہ سایہ نہ تھا مثلاً حافظ رزین محدث وعلامہ ابن سبع صاحب شفاء الصدور وامام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ وامام عارف باللہ سیدی جلال الملۃ والدین محمد بلخی رومی قدس سرہ وعلامہ حسین بن محمد دیار بکری واصحاب سیرت شامی وسیرت حلبی وامام علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی وامام شمس الدین ابوالفرج ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفاء وعلامہ شہاب الحق

الدین خفاجی صاحب نسیم الریاض وامام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ وفاضل اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب وشیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی وجناب شیخ مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی وبحرالعلوم مولانا عبدالعلی لکھنوی وشیخ الحدیث مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی وغیرہم اجلہ فاضلین ومقتدایان کہ آج کل کے مدعیان علم کو ان کی شاگردی کے اوران کے کلام سمجھنے کی لیاقت نہیں وہ خلفاً عن سلف ہمیشہ سے اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے لیکن یہ نہ مانوں کے مریض ضد میں ہوں تو ان کا کیا علاج۔

سربستہ راز

یہ ضد اُس وقت شروع ہوئی جب وہابی تحریک سے متاثر ہو کر ان کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھ دیا کہ حضور ﷺ ہمارے بڑے بھائی ہیں اور ایسے جیسے گاؤں کا چوہدری اور بس وہ ہماری طرح بشر ہیں فرق یہ ہے کہ وہ نبی ہیں ہم نہیں۔ اب آسمان نیچے آجائے زمین اُوپر تو بھی نہیں مانیں گے ورنہ یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں اور نہ ہی نورانیت وبشریت کا اجتماع ممتنع ہے جبریل علیہ السلام دحیہ کلبی اور دوسرے انسانوں کی صورت میں بار بار بارگاہ حضور ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے حضور میں حاضر ہوئے۔ ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں اور حضور ﷺ کے وصال کے وقت بشری صورت میں تھے ایسے ہی قرآن وحدیث میں بے شمار واقعات موجود ہیں کہ فرشتے نور ہو کر بشری لباس میں آئے۔

بشریت سے پہلے

بشریت وآدمیت وانسانیت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا ان سے پہلے

لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا (پارہ ۲۹، سورۃ دھر، آیت ۱)

ترجمہ: کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔

لیکن حضور سرورِ عالم ﷺ حقیقت محمدیہ کے ساتھ نہ صرف موجود بلکہ بوصف نبوت موصوف تھے تو یقیناً آپ ﷺ نور تھے لیکن بشریت میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کی بشریت بھی حق ہے لیکن عارضی نہ کہ حقیقی۔

(روح البیان پارہ ۱۶، سورۃ مریم)

مسلم عقیدہ

تمام مخلوق سے حضور سرورِ عالم ﷺ پہلے پیدا ہوئے نہ کہ عرش وکرسی اور عقل وغیرہ اس لئے کہ آپ ﷺ کا ہی لقب رحمۃ للعالمین ہے اور عالمین میں عرش، کرسی، عقل وغیرہ سب ہی شامل ہیں تو وہ بھی حضور ﷺ کی رحمت کے محتاج ہیں اور محتاج بعد کو ہوتا ہے محتاج الیہ پہلے اس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ تمام عالم سے پہلے ہیں تو اُس وقت نور تھے اسی لئے ہم آپ ﷺ کی حقیقت نور مانتے اور شکل بشری بھی مانتے ہیں لیکن عارضی نہ حقیقی۔

دعائے نور

بخاری ومسلم وغیرہ ہما کی احادیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سرورِ عالم ﷺ سے ایک دعائے منقول جس کا خلاصہ یہ ہے

اللھم اجعل فی قلبی نوراً وبصری نوراً وفی سمعی نوراً وفی عصبی نوراً وفی لحمی نوراً وفی دمی نوراً وفی شعری نوراً وفی بشری نوراً وعن یمینی نوراً وعن شمالی نوراً وامامی نوراً او خلفی نوراً و فوقی نوراً وتحتی نوراً واجعلنی نوراً۔

اے اللہ میرے دل اور میری جان اور میری آنکھ اور میرے کان اور میرے گوشت پوست وخون اور استخواں اور میرے زیر وزبر اور بالا وپس وپیش اور چپ وراست اور ہر عضو میں نور رہ مجھے نور کر دے۔

فائدہ: علامہ عینی شارح بخاری ودیگر آئمہ نے فرمایا حضور ﷺ کی ہر دعا مستجاب ہوئی اور من جملہ یہ دعا قبول ہوئی تو آپ ﷺ کو نور یعنی آپ ﷺ کی بشریت کو بھی نوری ماننا چاہیے۔

بشریت کیا ہے

گوشت پوست، خون وغیرہ اور پیدائش سے لے کر مرتے دم تک غلاظت وکثافت اور بدبو اور مارا اور نجس لیکن یہ عوارض حضور ﷺ میں توبہ توبہ۔ آپ ﷺ پیدائش سے لے کر تا وصال بلکہ بعد وصال خوشبو ہی خوشبو آپ ﷺ کو جو ہاتھ لگائے وہ بھی معطر ومعتبر آپ ﷺ کا بول وبراز سے لے کر پسینہ اور خون مبارک تک معطر ومعتبر اور طیب وطاہر بلکہ جسے یہ چیزیں نصیب ہوں وہ نہ صرف پاک بلکہ تا زندگی تندرست اور مرنے کے بعد سیدھا بہشت میں۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی بشریت حق ہے لیکن آپ ﷺ کی بشریت ایسی لطیف کہ تمام ملکوتیوں، قدسیوں کی لطافت کی انتہا تو آپ ﷺ کی لطافت کی ابتداء یعنی کسی لطیف سے لطیف تر شئے کو آپ ﷺ کی لطافت سے معمولی نسبت بھی نہیں اور اسی لطافت کے پیشِ نظر ہم آپ ﷺ کی بشریت کو بھی نوری مانتے ہیں۔ اس کے باوجود کثافت وغلاظت بھرا کوئی انسان کہے کہ حضور ﷺ ہمارے جیسے بشر ہیں تو اس پر حیف اور صد حیف ہے۔

نور کیا ہے

کسی نے یہ سمجھ رکھا ہو کہ نور صرف روشنی کا نام ہے تو غلط ہے بلکہ نور ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کی بے شمار انواع ہیں اور حضور ﷺ ان تمام حقائق کے جامع ہیں اور وہی ظاہری روشنی والا نور بھی آپ ﷺ تھے۔ چند احادیث ملاحظہ ہوں

۔ اس کی تفصیل فقیر کی کتاب "فضلاتِ رسول" میں پڑھیے۔ اُویسی غفرلہٗ

(۱) ابن عباس نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا نور چراغ وخورشید پر غالب آتا۔

فائدہ: غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں حضور ﷺ کے سامنے پھیکی پڑ جاتیں جیسے چراغ پیش مہتاب ی یکسر ناپدید وکالعدم ہو جاتیں جیسے ستارے حضور آفتاب۔ (نفی الفئی)

(۲) اُنہوں نے فرمایا کہ

اذا تکلم رای کالنور یخرج من بین ثنایاہ

جب حضور ﷺ کلام فرماتے تو دندانِ مبارک سے نور چھنتا نظر آتا۔

(۳) حضرت ہند رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

یتلا وجھه تلالؤ القمر لیلة البدر افنی العرنین له نور یعلوه یحسبه من لم یتلط اشم انور المتجود۔

حضور ﷺ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا، بلند بینی تھی اور اس پر نور کا بقعہ متجلی رہتا کہ آدمی خیال نہ کرے تو ناک اس روشن نور کے سبب بہت اُونچی معلوم ہو۔ کپڑوں سے باہر جو بدن تھا یعنی چہرہ اور ہتھیلیاں وغیرہ نہایت روشن و تابندہ تھا۔

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کان الشمس تجری فی وجھه۔

گویا آفتاب ان کے چہرہ میں رواں تھا

اور فرماتے ہیں

اذا ضحك يتلالاء الجدر

جب حضور ﷺ تبسم فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

(۵) ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں

لو رائیة لقلت الشمس طالعة۔

اگر تو انہیں دیکھتا تو ضرور کہتا کہ آفتاب طلوع کر رہا ہے

(۶) ابو قرصافہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں

رأینا کان النور یخرج من فمه

ہم نے نور سا نکلتے دیکھا ان کے دہانِ پاک سے

(۷) احادیث کثیرہ میں ہے کہ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے ان کی روشنی سے بصرہ اور روم وشام کے محل روشن ہو گئے۔

(۸)روایات میں ہے

اضاء به مابین المشرق و المغرب۔

شرق سے غرق تک منور ہوگیا

اور بعض میں ہے

امتلات الدنیا کلها نوراً۔

تمام دنیا نور سے بھر گئی۔

(۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں

رأیت نوراً ساطعاً من رأسهٖ قد بلغ السماء۔

میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتا دیکھا کہ آسمان تک پہنچا۔

(۱۰) ابن عساکر نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی میں کپڑا سیتی تھی۔ سوئی گر پڑی تلاش کی نہ ملی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ رخِ مبارک کی شعاع سے سوئی ظاہر ہوگئی یعنی مل گئی۔ (خصائص کبریٰ السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

(۱۱) علامہ فاسی مطالع المسرات علامہ ابن سبع سے نقل کرتے ہیں

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضی البیت المظلم من نورہ۔ (نفی الفئی شریف)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک سے خانہ تاریک روشن ہوجاتا۔

فائدہ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسی نور بھی تھے اور ہدایت کے بھی لیکن

؎ دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔

مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسی نور ہیں'' کا مطالعہ کیجئے۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

بہاولپور۔ پاکستان